© rasailojaraid.com

حاضرین نے اپنی اپنی جرّابیں سونگھیں مگر کسی کو کچھ بو نہیں آئی تو سندھی نے اِدھر اُدھر ناک اٹھا کر ایک شخص کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اُس کی جرّابیں دیکھو۔ اس شخص کا جوتا اتارا گیا اور جراب دیکھی گئی تو معلوم ہوا کہ واقعی اس کی جرابیں گندگی سے آلودہ تھیں۔

(اس خیال سے کہ کہیں میلی جرّابوں والا خجالت میں ڈوب نہ جائے) سندھی نے یہ کہہ کر کہ اسی ایک شخص کی جرابوں کا گندا ہونا کیا ضرور ہے، سب حاضرین کے جوتے اُتروا دیئے۔

قوّتِ شامہ کی یہ تیزی تو ایک انتہائی بات تھی، سندھی کا نمایاں وصف اس کی ذہنی ذکاوت اور حکمرانی کی صلاحیت ہی جو ہارون کے دور میں بہت نمایاں ہوئی۔

یہ واقعہ سندھی کی ذہنی تہذیب اور اخلاقی شائستگی کا ایک نمونہ ہے، تدبر کی مثال دیکھنا ہو تو اس کی ولایتِ شام کا واقعہ خود اسی کی زبان سے سنیئے جو دلچسپ تو ہے ہی عبرت سے بھی خالی نہیں۔

شام میں میری حکمتِ عملی یہ تھی کہ قحطانیوں (یمانی) اور عدنانیوں (نزاری قیسی) سے بالکل مساویانہ برتاؤ کروں، میں نے اعلان کر دیا تھا کہ یمنی ہوں یا نزاری میرے پاس سب برابر ہیں، جاہ و منزلت کا حصول اللہ اور خلیفہ کی اطاعت پر منحصر ہوگا، چنانچہ آنے، بیٹھنے، اُٹھنے، جانے حتیٰ کہ دسترخوان پر بھی میں دونوں فریقوں سے یکساں سلوک کیا کرتا تھا۔ (باقی)

بڑوں کی یادگاریں

حضرت مفتی اعظم مولانا مفتی کفایت اللہ رحمۃ اللہ علیہ کی عظیم یادگار مدرسہ امینیہ کی عمارت اور مسجد عرصے سے قابلِ مرمت ہے اور اس برسات میں بھی شکستگی بڑھ گئی ہے۔ یہ عمارتیں چونکہ دیندار اور ہمدرد مسلمانوں کے چندے سے تعمیر ہوئی تھیں اس لئے مسلمانوں ہی کو توجہ دلائی جاتی ہے کہ ان کی مرمت کی طرف فوری توجہ فرمائیں، مرمت شروع ہونے والی ہے اپنی وسعت کے مطابق اس نیک کام میں حصہ لیجئے اس میں تقریباً چار پانچ ہزار روپیہ لگے گا، اگر دو تین اہلِ خیر حضرات مل کر تعاون کریں تو یہ کوئی بہت بڑا کام نہیں ہے۔ دیر ہونے میں عمارت کو زیادہ نقصان پہنچے گا۔ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے والے گھاٹے میں نہیں رہتے۔

حفیظ الرحمٰن واصف مہتمم مدرسہ امینیہ اسلامیہ۔ کشمیری دروازہ دہلی

© rasailojaraid.com